5 جمادی الاُولیٰ ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 104)

بُری صُحبت سے بچنے کا طریقہ

- بچّوں کا پیٹ پالنے کے لئے چوری کرنا کیسا؟ 6
- کیا ہر کسی کو مدینے جانا ضروری ہے؟ 9
- دُعائے ثانی مائیک پر کروانا کیسا؟ 14
- صدقے کا گوشت دفنانا کیسا؟ 16

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بُری صُحبت سے بچنے کا طریقہ[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۷ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا مولا علی مشکل کُشا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے: اللہ پاک نے جنّت میں ایک دَرَخت پیدا فرمایا ہے جس کا پھل سیب سے بڑا، اَنار سے چھوٹا، مکھن سے نرم، شہد سے بھی میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے، اُس دَرَخت کی شاخیں تر موتیوں کی، تنے سونے کے اور پتّے زَبَرجد کے ہیں، اُس درخت کا پھل صرف وہی کھا سکے گا جو رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے گا۔[2]

وہ تو نِہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا

ہم مُفلس کیا مول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے (حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بُری صحبت سے بچنے کا طریقہ

سُوال: بُری صحبت سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟ (حسّان نسیم عطاری۔Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: کسی چیز کو پانے کے لئے کچھ نہ کچھ گنوانا پڑتا ہے۔ بُری صحبت میں چونکہ لذّت بہت ہوتی ہے، اِس لئے اُسے چھوڑنے میں تھوڑی تکلیف ہو گی، لیکن اُس کے نقصانات پر غور کرنا چاہیے کہ بُری صحبت ایسی خطرناک ہوتی ہے کہ

---

1 ......یہ رِسالہ ۵ جُمادَی الاُولیٰ ۱۴۴۱ھ بمطابق 31 دسمبر 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ......الحاوی للفتاوی، کتاب الادب الرقائق، آخر العجابة الزرنبية...الخ، ۲/۴۸۔

www.dawateislami.net

اِیمان بھی بَرباد کرسکتی ہے۔ حضرتِ مولانا جلالُ الدّین رُومی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

تا تُوانی دُور شَو اَز یارِ بد
مارِ بد تنہا ہمیں بر جاں زَنَد
یارِ بد بدتر بُوَد اَز مارِ بد
یارِ بد بَر دِین و بَر ایماں زَنَد (مثنوی مولانا روم)

''یعنی جہاں تک ہوسکے بُرے دوست سے دُور رہو کہ بُرا دوست سانپ سے بھی زِیادہ نقصان دہ ہوتا ہے۔ سانپ تو صرف جان لیتا ہے جبکہ بُرا یار اِیمان لیتا ہے۔'' آج کل دوستوں کی بیٹھک میں غیبت، چغلیاں اور دیگر گُناہوں کے ساتھ ساتھ نَعُوْذُ بِاللّٰہ کُفریات بھی چل رہے ہوتے ہیں، یُوں بُری صحبتوں میں اِیمان ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ مکّے کے کافِر عُقبہ بن ابو مُعیط کا واقعہ ہے کہ یہ ایمان لے آیا تھا، لیکن پھر اُس کے دوست نے اُسے طعنہ دیا اور Convince (یعنی آمادہ) کیا تو وہ مُرتد ہوگیا،[1] قرآنِ کریم نے اُس کا وہ قول نقل کیا ہے جو وہ قیامت کے دِن افسوس کے ساتھ کہے گا: ﴿یٰوَیْلَتٰى لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ۝۲۸﴾[2] (ترجمۂ کنزالایمان: وائے خرابی میری ہائے کسی طرح میں نے فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا)۔ بُرا دوست اِیمان لے سکتا ہے اور اگر اِیمان نہیں لیتا تو بُرائیوں میں ضَرور ڈال دیتا ہے۔ اکیلا آدمی عام طور پر گُناہ کم کرتا ہے، لیکن جب بُرا دوست ملتا ہے تو غیبت میں مُبتلا ہوجاتا ہے اور گُناہوں کی Planning (یعنی مَنصوبہ بندی) شروع ہوجاتی ہے، اِس لئے اچھا دوست تنہائی سے بہتر ہے اور بُرے دوست سے تنہائی اچّھی ہے۔ دوست ایسا ہونا چاہیے جسے دیکھ کر خُدا یاد آجائے، اُس کی باتوں سے نیکیوں اور عمل میں اِضافہ ہو، اُس کی گفتگو سے اللّٰہ پاک کا خوف، آخرت کا ڈر اور جنّت کا شوق پیدا ہو اور وہ جہنّم کے عذاب سے ڈَرائے۔ اِس کے لئے دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ عاشقانِ رسول کی صحبت میں

1 ...تفسیر خازن، پ۱۹، الفرقان، تحت الآیۃ: ۲۷، ۳/۳۷۱۔

2 ...پ۱۹، الفرقان: ۲۸۔

www.dawateislami.net

رہیے، کیونکہ یہ اچّھی صحبت ہے۔ جب ہم وِتر کی نَماز پڑھتے ہیں تو اُس میں یہ بھی پڑھتے ہیں: "وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ" یعنی یااللہ! میں تیرے فاجر (یعنی نافرمان) بندے کو چھوڑتا ہوں۔ گویا بندہ اللہ پاک کی بارگاہ میں عہد اور وعدہ کررہا ہے کہ "میں تیرے نافرمان بندے کو چھوڑتا ہوں" لیکن سلام پھیرتے ہی نافرمان بندے کی صحبت میں جاکر بیٹھ جاتا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو بُری صحبت سے بچائے اور اچّھی صحبت نصیب فرمائے۔ مکتبۃ المدینہ کی کتابوں کا مطالعہ بھی اچّھی صحبت ہے، یُوں ہی مَدَنی چینل کی صحبت بھی مدینہ مدینہ ہے، کیونکہ اِس سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے اور بندہ گُناہوں سے بچ جاتا ہے۔

سوشل میڈیا کی صحبت خطرناک ہے۔ یہ بھی بعض اَوقات اِیمان کو غارَت کردیتی ہوگی اور اِس کا پتا بھی نہیں چلتا ہوگا، کیونکہ سوشل میڈیا پر بھی ایک سے ایک کفریہ Dialogues (یعنی جملے) بولے جاتے ہوں گے اور طرح طرح کی واہیات باتیں بکتے ہوں گے۔ اِس لئے سوشل میڈیا کا User (یعنی اِستعمال کرنے والا) خطرے سے دوچار رہتا ہے۔ سوشل میڈیا پر ہر طرح کا کلِپ Viral (یعنی عام) ہورہا ہوتا ہے۔ یہ جو مقولہ ہے کہ "سُنو سب کی، کرو اپنی" قرآن و حدیث کے خلاف ہے اور غلط ہے۔ شریعت نے سب کی مثلاً بدمذہب کی سُننے سے منع کیا ہے، حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "توراتِ شریف" کے اَوراق پڑھنے سے منع کردیا تھا اور فرمایا تھا کہ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بھی اِس وقت ہوتے تو اُنہیں بھی میری پیروی کئے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا۔[1] توراتِ شریف، زَبُورِ شریف اور اِنجیلِ شریف جن میں خُرد بُرد نہیں ہوئی وہ بے شک اللہ پاک کا کلام ہیں اور اُسی کی طرف سے نازِل کردہ ہیں، اُن کے ایک ایک حرف پر ہمارا اِیمان ہے۔[2] لیکن اب چونکہ اُن کے اَحکامات منسوخ ہوچکے ہیں اور اُن میں تبدیلی بھی ہوچکی ہے، اِس لئے اب اگر کوئی انہیں پڑھے گا تو Confuse ہو (یعنی اُلجھ) جائے گا، اِس لئے اُن کو پڑھنے کی اِجازت نہیں ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بہت بڑے عالِم تھے، جب اُنہیں منع کردیا گیا تو میں اور آپ کون ہیں؟ ہمارے پاس کتنا علم ہے؟ ہم سوچتے ہیں

---

1. مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام فی الکتاب والسنۃ، الفصل الثالث، ۱/۵۷، حدیث: ۱۹۴۔
2. تفسیر خازن، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۸۵، ۱/۲۲۵۔

www.dawateislami.net

کہ ”اُس کی کتاب پڑھ لیں، اُس کی تقریر سُن لیں، اُس کا کِلپ دیکھ لیں، اُس کے پیج (Page) کا جائزہ لے لیں کہ اس نے کیا کیا بولا ہے،“ پھر ٹُھک کر کے اُسے Viral بھی کر دیتے ہیں۔ اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے۔ ابھی تو کوئی کچھ نہیں بولتا، نہ ایسا لگتا ہے کہ کچھ ہوا ہے، لیکن جب مَرنے کا ٹائم آئے گا تب پتا چلے گا۔

شَرحُ الصُّدور میں ہے کہ ”ایک شخص کی موت کا وقت آیا، اُسے کلمہ تلقین کیا جاتا مگر وہ پڑھ نہیں پارہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ یہ آدمی مجھے نظر آرہے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ تجھے کلمہ نہیں پڑھنے دیں گے، کیونکہ تو اُن لوگوں کی صحبت میں رہتا تھا جو حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور حضرتِ سَیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بُرا بھلا بولتے تھے۔“[1] سوشل میڈیا کے یہ غَلَط معاملات اِیمان کی بربادی اور بُرے خاتمے کا سَبَب بن سکتے ہیں۔ اللہ پاک اور اُس کے محبوب ناراض ہوسکتے ہیں۔ اِس لئے مہربانی کر کے صرف دعوتِ اِسلامی اور عُلمائے اَہلِ سُنّت کے کلپ دیکھیں اور انہیں ہی Viral کریں، اِس کے ذریعے گُناہوں سے بھی حفاظت ہوگی اور اِیمان بھی تازہ ہوگا۔ اگر آپ میری بات سمجھنے کے بجائے مجھے بُرا بھلا کہیں گے تو پھر مزید آپ کی آخرت تباہ ہوگی، کیونکہ میں نے کوئی غلط بات نہیں کی۔ اگر آپ میری بات مان جائیں گے تو مجھے کون سی جائیداد یا رَقم مِل جائے گی۔ میں تو اللہ پاک اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا چاہتا ہوں۔ اگر یہ راضی ہو جائیں تو پھر کوئی اور راضی ہوتا ہے یا ناراض، مجھے کیا پرواہ!! بس رب اور اُس کے محبوب راضی ہو جائیں تو دونوں جہاں میں بیڑا پار ہے۔

عیسوی سال کی پہلی رات کو مَدَنی مُذاکرہ کرنے کی وجہ

سُوال: آج New year night (یعنی نئے عیسوی سال کی پہلی رات) کو مَدَنی مُذاکرہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟[2]

جواب: ایک تعداد ہے جو آج کی رات بہت گُناہ کرتی ہے، بلکہ ساری رات گُناہ میں گزار دیتی ہے۔ خوب ہلہ گلہ کیا جاتا ہے، Silencer (یعنی گاڑی کی آواز دبانے والا آلہ) نِکال کر گلیوں میں گُھوما جاتا ہے اور مَریضوں، بوڑھوں، بچّوں، صبح اُٹھ کر

---

1 ......شرح الصدور، باب ما یقول الانسان فی مرض الموت... الخ، ص۳۸۔ شرح الصدور (مترجم)، ص۹۷۔

2 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

www.dawateislami.net

کام کاج کرنے والوں، فجر میں پہلی صف حاصل کرنے والوں اور جلدی اُٹھ کر تِلاوت کرنے والوں کو تکلیف پہنچائی جاتی ہے، اَخبار کی خبروں کے مُطابِق خُوب شَرابیں پی جاتی ہیں جس کی وجہ سے شراب کے پُرانے Stock (یعنی ذَخیرے) بھی نِکل جاتے ہیں اور شراب کی Shortage (یعنی کمی) ہو جاتی ہے، ہو سکتا ہے کہ ایسا نہ بھی ہو، لیکن اِتنا ضرور ہے کہ شَراب بہت زِیادہ پی جاتی ہے اور بَسا اَوقات کچی، زہریلی اور گلی سڑی شرابیں پینے کی وجہ سے کئی اَموات بھی ہو جاتی ہیں، کیونکہ بیچنے والے سب کچرا نِکال دیتے ہیں کہ کل مَرتے ہوں تو آج مَریں، بس اپنی جیب میں پیسے آجائیں۔ اِس کے علاوہ گاڑیاں بھگائی جاتی ہیں جس کی وجہ سے Accidents (یعنی حادثات) ہوتے ہیں اور کئی لوگ مَر جاتے ہیں، ہَوائی فائرنگ ہوتی ہے اور بعض اَوقات بالکنی میں کھڑے ہو کر تماشا دیکھنے والوں کو گولی لگ جاتی ہے، ایسا بھی ہوتا ہے کہ نشے کی حالت میں فائرنگ کرتے ہوئے خود اپنے آپ کو بھی گولی لگ جاتی ہے اور آدمی کا اِنتِقال ہو جاتا ہے۔

میرے پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! آپ سوچیں تو سہی! شراب پیتے ہوئے اور گُناہوں کے کام کرتے ہوئے موت آنا کتنا بُرا ہے۔ مؤمن کو تو کلمہ پڑھتے ہوئے جانا چاہیے۔ قرآنِ کریم میں ہے: ﴿وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۝۱۰۲﴾[1] (ترجَمۂ کنزالایمان: اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان)۔ اللہ کریم ہمارا ایمان سَلامت رکھے۔ اِس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ شراب پینے والا اِسلام سے نکل جاتا ہے، لیکن یہ بہت عبرت والی اور بُری موت ہے کہ پتا نہیں پھر اُس بے چارے کا کیا ہو گا! آج بھی نہ جانے کتنے لوگوں کی موت لکھی ہوئی ہو گی، طرح طرح کے حادثے ہوں گے۔ آج کی رات تو باہر نکلنے والی ہے بھی نہیں۔ ہم نے مَدَنی مُذاکرے کا سلسلہ اِس لئے کیا ہے کہ اگر آپ مجھے سُن رہے ہیں تو مہربانی کر کے ہٹئے گا نہیں، اِدھر اُدھر مت جائیے گا، اِنْ شَآءَ اللہ گُناہوں سے بچ کر نیکیوں میں وقت گزرے گا۔ اللہ کرے کہ ہمارے پچھلے سال، بلکہ پچھلے تمام سالوں کے سارے گُناہ معاف ہو جائیں اور نئے سال میں اِس طرح داخل ہوں کہ ہمارے ذِمّے کوئی گناہ نہ ہو۔ اگر کسی نے نئے سال کو Welcome (اِستقبال) کرنے کا اَنداز دیکھنا ہو تو وہ ہمیں دیکھے کہ کس طرح ہم اللہ و رسول کا ذِکر کرتے ہوئے اور دین کی باتیں کرتے ہوئے پُرانے سال کو رُخصت کر رہے ہیں، اور اِنْ شَآءَ اللہ زِندَگی بالخیر رہی، سانس

---

1 ......پ۴، اٰل عمران: ۱۰۲۔

www.dawateislami.net

باقی رہی اور عافیت رہی تو دُرُود و سلام پڑھتے ہوئے نئے سال میں داخل ہو جائیں گے۔

بچّوں کا پیٹ پالنے کے لئے چوری کرنا کیسا؟

سُوال: اگر کسی شخص کو چوری سے روکا جائے اور وہ یہ کہے کہ ”بچّوں کا پیٹ پالنے کے لئے ایسا کرنا پڑتا ہے“ تو اُس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: کیا اُس کا یہ جواب قیامت کے دن اللہ پاک کی بارگاہ میں قُبول کر لیا جائے گا؟ ہرگز نہیں! جس رب نے چوری کو حَرام قرار دیا ہے وہ آپ کی مجبوری بھی جانتا ہے۔ ایسے حِیلے حَوالے قیامت کے دن کام نہیں آئیں گے۔ چوری حَرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔[1] اس سے توبہ بھی کرنی ہو گی اور جس کا مال چُرایا اُس کو لوٹانا بھی ہو گا۔[2] اللہ کریم ہم سب کو گُناہوں سے بچائے اور حق حلال کی روزی عافیت کے ساتھ عطا فرمائے۔

ایک دِن میں دو جنازے پڑھنا کیسا؟

سُوال: کیا ایک دِن میں دو جنازے پڑھ سکتے ہیں؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: جی ہاں! بِالکُل پڑھ سکتے ہیں۔ دو کیا! 100 جنازے بھی پڑھ سکتے ہیں۔

گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کا طریقہ

سُوال: اگر گھر میں دعوتِ اِسلامی کا ماحول بنانا ہو تو ہمیں کیا اَنداز اپنانا چاہیے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اپنے اُوپر مکمّل طور پر دعوتِ اِسلامی نافِذ کر دیجئے۔ گھر میں داخل ہوں تو سَلام کریں، والدین کی دَست بوسی کریں، والدین کو آتا دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیں، پہلے سخت لہجے میں بات کرتے تھے تو اب نرمی لے آئیں، پہلے ہی نرم تھے تو مَزید نرمی لے آئیں، والدین جو کام کہیں یا حکم کریں، اگر وہ شریعت کے مُطابِق ہو تو فوراً پورا کریں، بھائی بہنوں سے لڑائی کرتے تھے تو اب لڑائی نہ کریں، پہلے والدین کی جو بھی کوتاہیاں ہوئیں، پاؤں پکڑ کر اور رو کر اُن سے معافیاں مانگ

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ٦ / ٤٩٦۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ٢٣ / ٥٥١ ماخوذاً۔

لیں، پھر دیکھیں! گھر میں ایسا مَدَنی ماحول بنے گا کہ آپ نے کبھی سوچا بھی نہیں ہو گا۔ لیکن عموماً ہوتا یہ ہے کہ 20، 30، یا 40 سال تک ماں باپ کو خُوب سَتایا ہوتا ہے، گھر کا ماحول بگاڑا ہوا ہوتا ہے اور اپنے آپ سے خاندان والوں کو بہت بَد ظَن کیا ہوا ہوتا ہے، پھر جب دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول میں آئے دو، چار یا 15 دن ہوئے ہوتے ہیں اور دِل نے چوٹ کھائی ہوتی ہے تو چاہتے ہیں کہ سب کچھ Set (یعنی ٹھیک) کر دوں اور راتوں رات سب کو وِلایت کی منزلیں طے کروادوں، تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ پھر ایسی صورتِ حال میں نرمی بہت ضروری ہوتی ہے، ورنہ ہوتا یہ ہے کہ یہاں سے سُن کر گئے کہ کھانا یُوں کھانا چاہیے، جب گھر گئے تو باپ کو بولنا شروع کر دیا کہ ”ابّو! آپ کی عمر 60 سال ہو گئی ہے اور آپ ابھی تک کھانا نہیں جانتے! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ کھانا کھانے کا سُنّت طریقہ کیا ہے۔“ پھر امّی کی طرف متوجّہ ہوں گے کہ ”امّی! یہ کیا! آپ نے آدھا گلاس پانی پھینک دیا! یہ حَرام ہے حَرام، آپ کو پانی پینا بھی نہیں آتا!“ ظاہِر ہے کہ اِس طرح سمجھائیں گے تو کوئی بھی نہیں سمجھے گا۔ اِس لئے پہلے نرمی، پیار اور محبّت کے ساتھ اپنی ذات سے متاثّر کریں کہ کل تک جب گھر میں آتے تھے تو ایک چپّل اِدھر ٹانگ سے اُچھالتے تھے اور دوسری چپّل اُدھر اُچھالتے تھے، پھر کہتے تھے کہ امّی! ابھی تک کھانا گرم نہیں کیا؟ وغیرہ، لیکن اب جب گھر میں آتے ہیں تو پہلے سَلام کرتے ہیں اور نِگاہیں نیچی ہوتی ہیں۔ پہلے سیدھے مُنہ بات نہیں کرتے تھے، لیکن اب مسکرا کر بات کرتے ہیں۔ پہلے بیماری میں کسی کو نہیں پوچھتے تھے، لیکن اب مِزاج پُرسی کرتے اور طبیعت پوچھتے ہیں کہ امّی! پاؤں میں درد تو نہیں ہے نا؟ اب ٹھیک ہیں نا؟ میں سَر دَبا دوں؟ پاؤں دَبا دوں؟ آپ کو دوا لادوں؟ جب گھر والے یہ انداز دیکھیں گے تو بولیں گے کہ اسے کیا ہو گیا ہے؟ تو پھر آپ بتائیں گے کہ مجھے دعوتِ اِسلامی والوں نے ایسی پھونک ماری ہے کہ میرے اندر یہ کیفیت پیدا ہو گئی ہے، مَدَنی ماحول کی وجہ سے مجھے پتا چلا کہ ماں باپ کی اَہمیت کیا ہوتی ہے! اِس لئے میں ایسی باتیں کر رہا ہوں۔ پھر دیکھئے! ماں باپ پر کیسی کیفیت طاری ہوتی ہے اور کیسا گھر میں مدینہ مدینہ ہوتا ہے۔ یُوں حکمتِ عملی سے یہ کام ہو گا۔ اگر آپ گھر والوں کو مَدَنی چینل چلانے کے لئے راضی کر لیں گے تو اِس سے بھی اِنْ شَآءَ اللہ گھر میں مَدَنی ماحول بنے گا، کیونکہ مَدَنی چینل دیکھنے کی وجہ سے لوگوں کے نمازی بننے، شراب چھوڑنے، گُناہوں سے باز آنے اور بعض اوقات مَدَنی چینل دیکھ کر مسلمان ہو جانے کی اِطلاعات ملتی رہتی ہیں۔

دعوتِ اِسلامی والے کے کِردار میں تبدیلی کی ضرورت

سُوال: کیا دعوتِ اِسلامی سے وابستہ شخص کے کِردار میں تبدیلی آنا ضروری ہے؟[1]

جواب: دراصل آپ کا کِردار ہر جگہ دعوتِ اِسلامی کو روشن کرے گا اور مُتعارف کروائے گا۔ اگر صرف جوش میں آکر داڑھی رکھ لی، عمامہ بھی سجالیا، لیکن گفتگو بازاری ہے اور "اَرے اوئے، اَبے تَبے" کی عادت ہے تو پھر آپ دعوتِ اِسلامی کی نیک نامی نہیں کریں گے، اِس لئے اپنے کِردار کی اِصلاح کرنا ضروری ہے۔ اِس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ داڑھی نہ رکھی جائے، ایک مٹھی داڑھی رکھنا تو واجب ہے، نہیں رکھیں گے تو گُناہ گار ہوں گے۔[2] کہنے کا مقصد یہ ہے کہ داڑھی رکھ کر یا عمامہ پہن کر یہ نہ سمجھا جائے کہ آپ نے ساری منزلیں طے کرلی ہیں۔ ابھی بہت کام باقی ہے۔ اَخلاقیات پر بھرپور توجّہ دینے کی ضرورت ہے، کیونکہ ایک تعداد ہے جو اَخلاقیات کے معاملے میں فیل ہو جاتی ہے۔ ویسے بڑے "آپ، جناب اور جی حضور" کہتے ہوئے بچھے بچھے جارہے ہوتے ہیں، لیکن ذرا مِزاج کے خلاف بات ہو جائے تو دماغ گھوم جاتا ہے کہ "جانتے ہو میں کون ہوں؟ یہ تو میں نے داڑھی رکھ لی ہے اور عمامہ پہن لیا ہے، اِس لئے کچھ نہیں بولتا، ورنہ تیرے دانت توڑ دیتا۔" ہر سال اِعتکاف میں کئی ایسے نئے لوگ آجاتے ہیں جو بِالکل کورے ہوتے ہیں اور اُن کے آپسی ایسے قصّے سُننے کو ملتے ہیں کہ "تو باہر نکل! چاند رات کو باہر نکلے گا تو چھوڑوں گا نہیں تیرے کو۔" یا ویسے ہی کبھی فیضانِ مدینہ آئے اور کسی سے کوئی معاملہ ہو گیا تو کہیں گے کہ "تو فیضانِ مدینہ سے باہر نکلے گا نا، دیکھتا ہوں تیرے کو۔" ایسے بے چاروں پر ہم نے محنت کرنی ہے، تاکہ یہ اِس طرح کی حَرَکتیں چھوڑ دیں۔ جس بازار، دُکان یا آفس میں آپ کام کرتے ہیں وہاں آپ کو مثالی کِردار پیش کرنا ہے کہ لوگ بولیں: "یہ دعوتِ اِسلامی والا ہے، سُبْحٰنَ الله، اِسے دیکھتے ہیں تو اِیمان تازہ ہو جاتا ہے، دِن اچھا گزرتا ہے۔" جن لوگوں نے پہلے آپ کو دیکھا ہو گا اور اب دعوتِ اِسلامی کے ماحول میں آنے کے بعد دیکھیں گے تو دعوتِ اسلامی کی خوب نیک نامی ہو گی کہ "پہلے کیا تھا اور اب کیا ہو گیا ہے، دعوتِ اِسلامی

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۵۷۱۔

www.dawateislami.net

نے اِسے بَدَل کر رکھ دیا ہے۔" پھر وہ آپ کو کہیں گے کہ "ہم کو بھی اپنے ساتھ لے جانا یار!" آپ اپنی دو دھاری زبان کی دھار بِالکُل کُند کر دیں، پیار محبّت سے بولنا اور مسکرانا سیکھ لیں، اِنْ شَآءَ اللہ دعوتِ اِسلامی کا کام مدینہ مدینہ ہو جائے گا۔

بعض لوگوں کو بَرسوں گزر جاتے ہیں، لیکن اُن کی Rough talking (یعنی غیر مہذّب گفتگو) ختم نہیں ہوتی، غصّے پر کنٹرول نہیں آتا اور اَخلاقیات بہتر نہیں ہوتے۔ "کسی پروفیسر نے ایک جگہ آفس کھولا اور لکھا کہ "لوگو! آؤ! میں تمہیں بات کرنا سکھاؤں گا، فیس 500 روپے ہے۔" ایک شخص آیا اور اُس نے جب پروفیسر سے بات چیت کی اور داخلہ لینا چاہا تو پروفیسر بولا: آپ کی فیس 1000 روپے ہو گی۔ وہ شخص بولا: کیوں؟ پروفیسر نے کہا: مجھے پہلے تمہاری گفتگو کا پُرانا انداز بھلانا پڑے گا، اُس کے 500 روپے الگ، اور پھر نیا انداز سکھانے کے 500 روپے الگ، یُوں 1000 روپے لگیں گے۔" یہ واقعہ سمجھانے کے لئے ہے کہ Rough talking کی عادَت اِتنی آسانی سے نہیں جاتی۔ بعض مذہبی نظر آنے والے بھی Rough talking کرتے، بازاروں میں لڑائیاں کرتے، چوک پر کھڑے ہو کر قہقہے مارتے اور پتا نہیں کیا کیا کر رہے ہوتے ہیں۔ آپ اپنے اَخلاق کے ساتھ دین اور دعوتِ اِسلامی کا کام کریں، غیر مسلم بھی آپ کو دیکھے تو اُس کا مسلمان ہونے کا جی چاہے کہ "دیکھو، یہ صحیح مسلمان ہیں۔" ورنہ شاید غیر مسلموں کی ایک تعداد ایسی ہو جو مسلمانوں کی حَرَکتیں دیکھ کر اِسلام کے قریب نہ آتی ہو کہ "یہ لوگ پیسے کھا جاتے ہیں، چھین لیتے ہیں، ایک دوسرے کو مارتے ہیں اور فائرنگ کرتے ہیں۔" حالانکہ ہمارا اِسلام ہمیں اَمن کا پیغام دیتا ہے، لیکن بدقسمتی سے گُناہوں کی بہت زیادہ بھرمار ہونے کی وجہ سے اِسلام کے کام پر بہت زَد پڑ رہی ہے۔ ہڑتالیں اور اِحتجاج ہو رہے ہیں، بسیں، کاریں اور عِمارتیں جلائی جا رہی ہیں، یہ سب اِسلام کا طریقہ ہرگز نہیں ہے۔ جتنے غیر مسلم مجھے دیکھ یا سُن رہے ہیں میں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ آپ اِسلام میں آجائیں، دعوتِ اِسلامی کے ماحول میں آکر دیکھیں، آپ کو پتا چلے گا کہ اِسلام کی اصل رُوح کیا ہے؟ اِسلام کی حقیقی رُوح دیکھنی ہے تو اِنْ شَآءَ اللہ آپ کو دعوتِ اِسلامی میں ملے گی۔ اللہ میرے کہے کی لاج رکھ لے۔

کیا ہر کسی کو مدینے جانا ضروری ہے؟

سُوال: کیا ہر کسی کو مدینے جانا ضروری ہے؟ (YouTube کے ذریعے سُوال)

جواب: یہ اپنے عشق سے پوچھیں۔ برادرِ اعلیٰ حضرت، شہنشاہِ سُخن مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

کون کہتا ہے کہ زینت خُلد کی اچّھی نہیں
لیکن اے دِل فُرقتِ کُوئے نبی اچّھی نہیں
اُس گلی سے دُور رہ کر کیا مَریں ہم کیا جئیں
آہ ایسی موت ایسی زِندگی اچّھی نہیں (ذوقِ نعت)

یعنی کون کہتا ہے کہ جنّت کی سجاوٹیں اور جنّت کے نظارے اچّھے نہیں ہیں؟ بِالکُل اور یقیناً اچّھے ہیں، لیکن مدینے سے جُدائی واقعی اچّھی نہیں ہے۔ عاشق تو مدینے شریف جائے بغیر خُود کو اَدھورا سمجھتا ہے۔ کسی نے کہا ہے نا کہ ”مدینہ نہ دیکھا تو کچھ بھی نہ دیکھا۔“ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینہ شریف بلائیں تو بِالکُل اُڑ کر جانا چاہیے۔ حاجی کے لئے سَرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ پاک کی حاضری قریب بہ واجب ہے[1] اور یہ حاضری تبھی ہو گی جب وہ مدینے جائے گا، کیونکہ روضۂ پاک وہیں ہے۔ جو لوگ عُمرہ کرنے جاتے ہیں اگر وہ مدینے نہ جائیں تو گُناہ گار نہیں ہیں، لیکن ”اصلِ مُراد حاضری اُس پاک دَر کی ہے“ کیونکہ بندہ جب عُمرے پر جاتا ہے تو صحیح معنوں میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدینے جانے کی ایک دُھن سوار ہوتی ہے کہ ”مدینے جارہا ہوں، مدینے جارہا ہوں۔“ بِالکُل مدینے جانا چاہیے۔

مالِک اپنی چیز کے مطالبے کا حق رکھتا ہے

سُوال: میں پریس کا کام کرتا ہوں، ہمارے پاس عموماً پرنٹنگ ایجنسیوں والے اپنی پلیٹیں چھوڑ جاتے ہیں اور ہم نے یہ لکھ کر لگایا ہوا ہے کہ ”15 دِن کے بعد ہم ذِمّہ دار نہیں ہوں گے۔“ اِس کے باوجود ہم اِخلاقی طور پر مہینے دو مہینے تک پلیٹیں سنبھال کر رکھتے ہیں اور اُس کے بعد ہم اُن پلیٹوں کو ضائع کر دیتے ہیں یا بیچ دیتے ہیں۔ یہ اِرشاد فرمائیے کہ ہمارا اُن پلیٹوں کو بیچنا کیسا ہے اور پلیٹیں بِک جانے کے بعد پلیٹوں کا تقاضا کرنا کیسا ہے؟

---

1 فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۸۰۱۔

www.dawateislami.net

جواب: آپ کی باتوں سے ایسا لگ رہا ہے کہ پلیٹیں واپس لینے اور دینے کا عُرف ہے، ایسی صورت میں آپ کا یہ کہہ دینا کہ ”15 دن کے بعد ہم ذِمّہ دار نہیں ہیں“ یہ شرط شرعاً غلط ہے۔ جس کی پلیٹیں ہیں اُسے واپس کرنی ہی ہوں گی، چاہے وہ 15 دن بعد آئے، مہینے بعد آئے یا 100 سال بعد آئے، کیونکہ مالِک اپنی چیز کے مُطالبے کا حق رکھتا ہے اور اپنی چیز مانگ سکتا ہے۔ اِس کا حل یہ ہے کہ جن کی پلیٹیں ہوں اُنہیں فون کر دیا جائے کہ ”آپ کی پلیٹیں رکھی ہیں، لے جائیے۔“ یا اگر قریبی جگہ ہے تو کسی مُلازِم کے ذریعے پلیٹیں وہاں پہنچا دیں، کیونکہ آپ کے لئے یہ پلیٹیں رکھ لینا اور اِستعمال میں لے آنا جائز نہیں ہے۔ البتّہ اگر پلیٹوں کا مالک کہتا ہے کہ ”مجھے پلیٹیں نہیں چاہئیں، تم لے لو“ تو پھر آپ کا لینا جائز ہو جائے گا۔

پہلے جنازہ یا فرض نماز

سُوال: جنازے کی نماز ایسے وقت میں ہوئی کہ فرض نماز کا وقت قریب ہے تو پہلے میّت کو دفنائیں یا نماز پڑھیں؟

جواب: اگر جَماعت تیّار ہے اور کوئی شرعی عذر نہیں ہے تو جَماعت سے نماز پڑھے، کیونکہ جَماعت واجب ہے۔[1] جنازہ اپنی جگہ رکھا رہے، نَماز کے بعد تدفین کر دیں۔ لوگ تو جماعت کیا، نَماز بھی قضا کر دیتے ہیں کہ ”تدفین میں دیر ہو گئی تھی، مسجد قریب نہیں تھی، وُضو نہیں تھا، یہ مسئلہ تھا“ وغیرہ۔ یہ حیلے بہانے نہیں چلیں گے۔ جس کو کھانا کھانا ہوتا ہے وہ اِنتِظام کر کے رکھتا ہے، یا Tiffin (یعنی کھانے کا ڈبّہ) ساتھ رکھتا ہے۔ نَماز کے لئے بندے کو اَلَرٹ رہنا چاہیے، وُضو تیّار رکھے، یا وُضو کا اِنتِظام رکھے کہ اگر بِالکُل ایمرجنسی ہو گئی تو کیا کریں گے، اِس کے لئے اپنے ساتھ پانی بھی رکھا جا سکتا ہے۔ کرنے والا ہو تو سب کچھ کر سکتا ہے۔ فرض نَماز بہر حال اَدا کرنی ہو گی۔

کیا سَردی میں زِیادہ لوگ اِنتِقال کر جاتے ہیں؟

سُوال: سُنا ہے کہ ٹھنڈ کے موسم میں زیادہ لوگوں کا اِنتِقال ہوتا ہے۔ کیا یہ سچ ہے؟

جواب: ایسا کچھ میں نے سُنا نہیں ہے اور نہ ہی نوٹ کیا ہے۔ غالباً گرمیوں میں اَموات کا Ratio (تناسُب) کچھ بڑھ جاتا

---

1 ......درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ۲/۲۶۷۔

www.dawateislami.net

ہے، لیکن یہ بھی ضروری نہیں ہے، کیونکہ جہاں گرمی سے بچنے کا اچھا اِنتِظام ہو، مثلاً AC لگا ہوا ہو تو ظاہِر ہے کہ وہاں اَموات کی شرح کم ہو جائے گی، لیکن جہاں گرمی سے بچنے کا صحیح اِنتِظام نہیں ہو گا وہاں اَموات کی شرح زِیادہ ہو جائے گی، جیسا کہ کچھ سال پہلے کراچی میں شدید گرمی آئی تھی جس میں کئی لوگ بیمار بھی پڑے تھے اور کافی اَموات ہو گئی تھیں۔ سردی کے موسم میں بھی ایسا ہی ہے کہ جہاں سَردی سے بچاؤ کی صورت نہیں ہو گی، جیسے جن بے چاروں کا گھر نہیں ہوتا اور وہ فُٹ پاتھ پر پڑے ہوتے ہیں تو بعض اَوقات وہ ٹھٹھر کر مر جاتے ہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ جس کا وقت پُورا ہو جاتا ہے اُسے موت آجاتی ہے، چاہے سَردی ہو، گرمی ہو، بارِش ہو، یا طوفان ہو۔ اگر وقت پُورا نہیں ہوا تو دُنیا کی کوئی طاقت مار نہیں سکتی۔

نئے سال کا تحفہ

سُوال: آپ اپنے مَدَنی بیٹوں اور مَدَنی بیٹیوں کو نئے سال کا کیا تحفہ یا کیا ہَدَف دیں گے کہ آنے والا سال کیسے گزاریں؟ اور اُس میں کیا ٹارگٹ ہونا چاہیے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اپنا مُحاسبہ کریں کہ پچھلے سال مَعَاذَ اللہ کون کون سے گُناہ کئے تھے، اُنہیں یاد کر کے توبہ کریں اور آئندہ بچنے کا عہد کریں۔ عبادَتوں میں جو کوتاہیاں یا کمزوریاں رہیں اُنہیں دُور کریں۔ نَعُوْذُ بِاللہ جو نمازیں قضا ہوئیں اُنہیں اَدا کریں اور توبہ بھی کریں۔ رَمضان شریف کے روزے چُھوٹے ہیں تو اُنہیں قضا کریں اور توبہ بھی کریں۔ یُوں پچھلے سال کی کوتاہیوں سے توبہ کر کے نئے سال کو اُن کوتاہیوں کے بغیر گزارنے کی نیّت کریں کہ ”میں اب وہ کوتاہیاں نہیں ہونے دوں گا، ہر گُناہ سے بچا رہوں گا اور اِنْ شَآءَ اللہ یہ سال زیادہ سے زیادہ نیکیوں میں گزاروں گا۔“ جو دعوتِ اِسلامی کا کام کرتے ہیں وہ بھی غور کریں کہ ”کیا کیا کوتاہی ہوئی؟ یا کیا کیا کمزوری رہی؟“ مثلاً آپ کے ذِمّے 10 مسجدیں ہیں، تو سوچیں کہ ”کتنی مسجدوں میں درس ہو رہا ہے؟ اچھا! سات مسجدوں میں ہو رہا ہے، تین میں باقی ہے، اِنْ شَآءَ اللہ آئندہ سال اِن تین میں بھی درس شروع کرنا ہے۔“ اِسی طرح سوچیں کہ ”چوک درس کتنے ہو رہے ہیں؟“ اُن میں اِضافہ کرنا ہے۔ عِلاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں کمزوری ہے تو اُسے دور کرنا ہے۔ مدرسۃُ المدینہ برائے بالغان کم ہیں یا نہیں ہیں تو اُن کی ترکیب کرنی ہے۔ مَدَنی قافلوں کے تعلّق سے اگر کمزوریاں ہیں تو وہ بھی دُور کرنی ہیں اور اِسلامی بھائیوں کو مَدَنی قافلوں میں سَفر

www.dawateislami.net

کروانا ہے۔ اِسلامی بہنوں کے 63، اِسلامی بھائیوں کے 72 اور جامعۃُ المدینہ کے طلبائے کرام کے 92 مَدَنی اِنعامات ہیں۔ تو سب اپنے مَدَنی اِنعامات کی تعداد دیکھیں کہ "میرا کتنے مَدَنی اِنعامات پر عمل ہے؟ آئندہ سال مَزید عمل بڑھانا ہے۔" مدارِس کے طلبائے کِرام اپنے مَدَنی اِنعامات کا حساب لگائیں۔ جو اسپیشل یعنی Deaf (یعنی گونگے بہرے) اِسلامی بھائی ہیں وہ بھی اپنے مَدَنی اِنعامات پر غور کریں۔ جیلوں میں جو اِسلامی بھائی مَدَنی کام کرنے جاتے ہیں وہ قیدیوں کے مَدَنی اِنعامات دیکھ لیں کہ کیا کیا کوتاہی ہے؟ اُس کوتاہی کو دُور کروائیں اور اُن کا عمل بڑھوائیں۔ ساتھ ہی اُن کا یہ ذِہن بھی بنائیں کہ "اِنْ شَآءَ اللہ جب میں جیل سے باہر نکلوں گا تو سیدھا اپنے شہر کے مَدَنی مَرکز میں جاکر شکرانے کے نوافل پڑھوں گا اور شکرانے میں مَدَنی قافلے میں سَفَر کروں گا" جبکہ گھر والوں اور کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پہلے گھر چلے جائیں اور وہاں سے آکر مَدَنی قافلے کے مُسافِر بن جائیں۔ یُوں آپ جس شعبے سے بھی وابستہ ہیں وہاں مَدَنی کام بڑھانے کی ترکیب کریں۔ اِسلامی بہنوں کے آٹھ مَدَنی کام ہوتے ہیں اور اِسلامی بھائیوں کے 12 مَدَنی کام ہوتے ہیں۔ ہمارا سارا رُوٹ جنّت کا ہے، ہمیں VIA مدینہ (یعنی مدینے کے راستے) جنّت جانا ہے۔ تو یہ راستہ کس طرح آسان سے آسان تر ہو؟ اِس پر غور کرتے چلے جانا ہے۔

مجھے مَرنا ہے آقا گنبدِ خضرا کے سائے میں

سُوال: آپ کا ایک شعر ہے:

مجھے مَرنا ہے آقا گنبدِ خَضرا کے سائے میں
وَطن میں مَر گیا تو کیا کروں گا یارسولَ اللہ (وسائلِ بخشش)

یہ اِرشاد فرمائیے کہ کیا سبز گنبد کا سایہ ہے؟

جواب: جی ہاں! سبز گنبد کا سایہ ہے، لیکن سبز گنبد والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سایہ زمین پر تشریف نہیں لاتا تھا۔[1] آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ظاہری سایہ نہ تھا، لیکن چونکہ آپ سائبانِ عالَم ہیں، اس لئے ساری کائنات پر آپ کا سایہ پڑ رہا ہے۔

ہم اُن کے زیرِ سایہ رہتے ہیں جن کا سایہ نظر نہیں آتا
جھولیاں سب کی بھرتی جاتی ہیں، دینے والا نظر نہیں آتا

1 ......فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۱۶۷۔

www.dawateislami.net

زَمینیں کتنی ہیں؟

سُوال: جس طرح آسمان سات ہیں اور ایک دوسرے کے اُوپر ہیں تو کیا زمینیں بھی اِسی طرح ہیں؟

جواب: جی ہاں! زمینیں بھی سات ہیں اور ایک دُوسرے کے نیچے ہیں۔ ہر دو زمینوں کے دَرمیان بہت فاصلہ ہے۔(1)

جس گھر میں قرآن پڑھاتے ہوں وہاں کھانا کھانا کیسا؟

سُوال: جو گھروں پر قرآن پڑھانے جاتے ہیں اگر گھر والے بغیر مانگے اُنہیں کچھ کھانے کو دیں تو کیا وہ کھا سکتے ہیں؟

جواب: اگر بغیر مانگے اپنے شوق سے کھلاتے ہیں تو بِالکُل کھا سکتے ہیں، گھر والوں کو ثَواب بھی مِلے گا۔ اِس کے لئے سُوال نہ کیا جائے اور نہ ہی Indirect (یعنی بِالواسطہ) کہا جائے، جیسے ''مجھے بہت بُھوک لگی ہوئی ہے، آج کھانے کا موقع نہیں ملا، گیس ختم ہو گئی تھی، پکا نہیں سکے تھے، یہاں سے فارِغ ہو کر ہوٹل جاؤں گا، آج تو ہوٹل میں کھانا پڑے گا۔'' یہ سب سُوال ہی کے اَنداز ہیں، کیونکہ وہ لوگ سُن کر کہیں گے کہ ''نہیں قاری صاحب! ہم آپ کو کھانا کھلائیں گے، ابھی کھانا لاتے ہیں'' تو یہ اَنداز مُناسِب نہیں ہیں۔

دُعائے ثانی مائیک پر کروانا کیسا؟

سُوال: دُعائے ثانی کے وقت نَمازیوں کی تعداد کم ہوتی ہے، ایسی صُورت میں اِمام صاحب کا مائیک پر دُعا کرنا بہتر ہے یا بغیر مائیک کے دُعا کرنا بہتر ہے؟ (اَبُو البِنْتَین حاجی حسّان رَضا عطاری مَدَنی کا سُوال)

جواب: فَرضوں کے فوراً بعد اور سُنّتوں سے پہلے جو دُعا کروائی جاتی ہے اُس میں بھی غور کرنا چاہیے کہ مائیک کی حاجت ہے یا نہیں؟ کیونکہ عام طور پر سب کو پُوری جَماعت ملتی نہیں ہے اور پیچھے لوگ اپنی بقیہ رکعتیں پڑھ رہے ہوتے ہیں تو اگر کان پھاڑ آواز میں مائیک پر دُعا ہو گی تو اُن کو تشویش اور پریشانی ہو گی، اور ایسا کرنے کی اِجازت نہیں ہو گی۔ اِس لئے اگر پہلی دُعا بھی مائیک پر کریں تو اُس میں بھی آواز دِھیمی رکھیں، جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عالَمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ میں مائیک کی آواز دھیمی رکھی

1 ...... مراۃ المناجیح، ۸/ ۲۸۰۔

www.dawateislami.net

جاتی ہے کہ اگر وہ کسی نمازی کے کان میں جائے تو اس کا دل نہ گھبرائے اور پریشانی نہ ہو۔ دعائے ثانی میں اگر پبلک زیادہ ہو اور مائیک کی حاجت محسوس ہو تو بھلے مائیک چلائیں، لیکن اس میں بھی آواز ایسی رکھیں جس سے کسی نمازی کو تشویش نہ ہو۔

آپ نے نماز پڑھ لی؟

سُوال: اگر کسی نے نَماز نہ پڑھی ہو اور اُس سے کوئی پوچھے کہ "آپ نے نَماز پڑھ لی؟" تو اگر وہ کہتا ہے کہ "ہاں پڑھ لی" تو یہ جُھوٹ ہو جائے گا اور اگر یہ کہتا ہے کہ "نہیں پڑھی" تو یہ اِظہارِ گُناہ ہو جائے گا، ایسی صُورت میں کیا کیا جائے؟

جواب: اِس طرح کا سُوال ہی نہ کیا جائے کہ "نَماز پڑھ لی؟" کیونکہ یہ گُناہ کی ٹوہ میں لگنا ہے اور اِس سے قرآنِ کریم نے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ اِرشاد ہوتا ہے: ﴿وَلَا تَجَسَّسُوْا﴾[1] (ترجمۂ کنزالایمان: اور عیب نہ ڈھونڈو)۔ اب رہی یہ بات کہ اگر کوئی یہ سُوال کر بیٹھے تو بندہ کیا جواب دے؟ ایسی صُورت میں سمجھ یہی آتا ہے کہ اگر نَماز نہیں پڑھی تو بندہ خاموش ہو جائے اور کوئی جواب نہ دے۔ اب اگر سُوال کرنے والا اِس خاموشی سے سمجھ جاتا ہے کہ "اِس نے نَماز نہیں پڑھی، جبھی کوئی جواب نہیں دے رہا" تو اِس میں کوئی حَرَج نہیں ہے اور نہ ہی خاموش رہنے والے کا قصور ہے۔ قصور سائل کا ہے۔ البتّہ بچّے کو سکھانے کے لئے سَرپَرست نے پوچھا یا طلبہ کو سکھانے کے لئے اُستاد نے پوچھا کہ "آپ نے نَماز پڑھی یا نہیں" اِس کی گنجائش موجود ہے۔ ایک جُزئیہ یاد آ رہا ہے کہ مثلاً مَعَاذَ اللہ کسی کی فجر قضا ہو گئی، لیکن وہ قضا پڑھ چکا ہے، اب اگر کسی نے پوچھا کہ "تم نے فجر پڑھ لی؟" تو اُسے چاہیے کہ یہ بولے کہ "ہاں پڑھ لی" یہ نہ کہے کہ "میں نے قضا پڑھی ہے۔"[2] آج کل تو بے باکی اِتنی ہوتی ہے کہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں: "یار! میں تو رات کو اکٹھی نَمازیں پڑھ لیتا ہوں، کیونکہ سیزن ہونے کی وجہ سے آج کل دُکان پر بڑا رش ہوتا ہے" گویا نَماز قضا کرنے کو آج کل کوئی عیب ہی نہیں سمجھا جاتا۔ نَماز قضا کرنا گُناہ اور بہت سخت گُناہ ہے،[3] فتاویٰ رَضویّہ شریف میں ہے کہ "جو ایک نَماز چھوڑ دے وہ ہزاروں سال جہنّم میں رہنے کا حق دار

---

1 ......پ ۲۶، الحجرات: ۱۲۔

2 ......درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الاذان، مطلب فی اذان الجوق، ۲/۷۳ ماخوذاً۔

3 ......فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۱۵۸۔

www.dawateislami.net

ہے۔"[1] جو ایک نَماز جان بوجھ کر ترک کرے گا جہنّم کے اُس دروازے پر اُس کا نام لکھ دیا جائے گا جس سے وہ جہنّم میں داخل ہو گا۔[2] مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "فیضانِ نَماز" کا مطالعہ کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ نَمازی بن جائیں گے۔

صدقے کا گوشت دَفنانا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ صدقے کا گوشت قبرستان میں یا نَہر کے پاس رکھ کر آجاتے ہیں، ایسا کرنا کیسا؟

جواب: اگر اِس لئے رکھتے ہیں کہ وہاں سے غُربا گزرتے ہیں اور گوشت لے کر چلے جاتے ہیں تب تو صحیح ہے۔ لیکن اگر وہاں پھینک آتے ہیں اور گوشت ضائع ہو جاتا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہے، وہ شخص گُناہ گار ہو گا۔[3] اِس میں یہ بھی کرتے ہوں گے کہ گوشت رکھنے کے بعد مُڑ کر دیکھتے نہیں ہوں گے۔ اِسے صدقہ نہیں کہا جاتا۔ صدقہ یہ ہوتا ہے کہ راہِ خُدا میں مال دِیا جائے یا کسی غریب کو دیا جائے، صدقے کی اور بھی بہت صُورَتیں ہیں۔ صدقے کی رَقم، گوشت اور سِری پائے وغیرہ دفن کر دینا یا ضائع کر دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ اِس میں مال ضائع کرنا پایا جا رہا ہے جو حَرام ہے۔[4] عام طور پر بعض بابا جی بھی اِس طرح کے ٹوٹکے بتاتے ہیں، ایسے ٹوٹکوں پر عمل کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

کاروبار میں نقصان کیوں ہوتا ہے؟

سُوال: اگر کاروبار میں بار بار نقصان ہوتا جا رہا ہو تو اِس کی کیا وجوہات ہو سکتی ہیں؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: نفع نقصان اللّٰہ پاک کے اِختیار میں ہے۔ بعض اَوقات آزمائش اور اِمتحان بھی ہوتا ہے اور کبھی اپنی کوتاہی بھی ہوتی ہے۔ عموماً عوام یہ سمجھتی ہے کہ کسی نے بندِش یا جادُو کر دیا ہے، ایسے لوگ ہر بات میں جادُو، جنّ اور اَثرات جیسی چیزیں نکال لیتے ہیں، ایسا ضروری نہیں ہے، کیونکہ سب لوگ فارِغ تھوڑی بیٹھے ہیں کہ جادو ہی کرتے رہیں گے۔ اگر کاروبار میں

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۱۵۸۔
2. حلیۃ الاولیاء، مسعر بن کدام، ۷/ ۲۹۹، رقم: ۱۰۵۹۰۔ اللّٰہ والوں کی باتیں (مترجم)، ۷/ ۳۰۱۔
3. فتاویٰ رضویہ، ۲۰/ ۵۹۰۔
4. فتاویٰ رضویہ، ۲۰/ ۵۹۰۔ تبیین الحقائق، کتاب الطہارۃ، باب التیمّم، ۱/ ۱۲۷۔

www.dawateislami.net

نقصان ہو رہا ہو تو اُس کے لئے جِدّ و جُہد کریں، اللہ پاک سے توبہ کریں، تِلاوت کریں، نَمازیں پڑھیں، اللہ کریم کی بارگاہ میں دُعائیں کریں اور روزی میں برکت والے اَوراد و وظائف پڑھیں، اِنْ شَآءَ اللہ روزی کھل جائے گی، ترقّی ہو جائے گی اور کاروبار کا نقصان رُک جائے گا۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے ”چڑیا اور اندھا سانپ“[1] کا مُطالعہ کرلیں، اُس میں روزی میں بَرَکت کے اچّھے اچّھے اَوراد دیئے گئے ہیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ آپ کا کاروبار کُھل جائے گا۔

نَماز پڑھنا بھول گیا تو گُناہ ملے گا؟

سُوال: اگر کوئی نَماز پڑھنا بھول جائے اور بعد میں یاد آئے تو وہ گُناہ گار ہو گا؟

جواب: اگر نَماز پڑھنا ہی بھول گیا اور قضا ہو گئی تو اُس کا کفارہ یہ ہے کہ جیسے ہی یاد آئے اور مکروہ وقت نہ ہو تو فوراً وُضو کرکے قضا پڑھ لے۔ گُناہ نہیں مِلے گا۔[2]

نِکاح کے خطبے کا حکم

سُوال: کچھ لوگ نِکاح کا خطبہ لمبا پڑھتے ہیں اور کچھ چھوٹا، یہ اِرشاد فرمایئے کہ کتنا خطبہ پڑھنا واجب ہے؟

جواب: نِکاح کا خطبہ سُنّت ہوتا ہے، فرض یا واجب نہیں ہوتا۔[3] اگر ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ“ بھی کہہ لیا، یا سُوْرَۃُ الفاتحہ پڑھ لی تب بھی خطبے کی سُنّت اَدا ہو جائے گی۔[4]

❁❁❁

---

1 ...... ”چڑیا اور اندھا سانپ“ یہ رِسالہ امیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف ہے جس کے 33 صفحات ہیں۔ اِس رِسالے میں فقر کی تعریف، فقر کی فضیلت پر اَحادیثِ کریمہ، حاجت چُھپانے کی فضیلت، تنگدستی کے اَسباب اور اس سے نجات حاصل کرنے کا عِلاج، رِزق میں بَرَکت کا وظیفہ اور اِس کے علاوہ دیگر کاروباری مُعامَلات میں آسانی کے نسخے بھی بیان کئے گئے ہیں۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت)

2 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ۱۲۱/۱۔

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۱۷۰۔

4 ...... فتاویٰ رضویہ، ۸/۴۱۱۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	نئے سال کا تحفہ	12
بُری صحبت سے بچنے کا طریقہ	1	مجھے مَرنا ہے آقا گنبدِ خضرا کے سائے میں	13
عیسوی سال کی پہلی رات کو مَدَنی مُذاکرہ کرنے کی وجہ	4	زَمینیں کتنی ہیں؟	14
بچّوں کا پیٹ پالنے کے لئے چوری کرنا کیسا؟	6	جس گھر میں قرآن پڑھاتے ہوں وہاں کھانا کھانا کیسا؟	14
ایک دِن میں دو جنازے پڑھنا کیسا؟	6	دُعائے ثانی مائیک پر کروانا کیسا؟	14
گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کا طریقہ	6	آپ نے نَماز پڑھ لی؟	15
دعوتِ اِسلامی والے کے کِردار میں تبدیلی کی ضرورت	8	صدقے کا گوشت دَفنانا کیسا؟	16
کیا ہر کسی کو مدینے جانا ضروری ہے؟	9	کاروبار میں نقصان کیوں ہوتا ہے؟	16
مالِک اپنی چیز کے مطالبے کا حق رکھتا ہے	10	نَماز پڑھنا بھول گیا تو گُناہ ملے گا؟	17
پہلے جنازہ یا فرض نَماز	11	نِکاح کے خطبے کا حکم	17
کیا سَردی میں زِیادہ لوگ اِنتقال کر جاتے ہیں؟	11	❁❁❁	❁

ماخذومَراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفٰی	مطبوعات
تفسیر خازن	علی بن محمد ابراہیم، متوفی ۷۴۱ھ	دار الکتب العربیۃ الکبریٰ
مشکاۃ المصابیح	ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی، متوفی ۷۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
حلیۃ الاولیاء	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
اللہ والوں کی باتیں (مترجم)	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
تبیین الحقائق	امام فخر الدین عثمان بن علی الزیلعی، متوفی ۷۴۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
الحاوی للفتاویٰ	امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۴ھ
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ ھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاوٰی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
شرح الصدور	امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	مرکز اہل سنت گجرات ہند
شرح الصدور (مترجم)	امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نَمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''غورو فکر'' کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net